

5 ادائیگی و چھتائی کا نظام

5.1 عمومی جائزہ

ادائیگی کے نظام وہ طریقہ ہائے کار ہیں جن سے معیشت میں فروخت کاروں خریداروں، قرض خواہوں، مقروض افراد کے درمیان فنڈز کی منتقلی کی جاتی ہے۔ معاشی سرگرمیوں کے بہاؤ اور اس کے نتیجے میں ملک کی ترقی کے لیے زر کی مؤثر منتقلی ضروری ہے۔ مالی نظام کے استحکام اور اس پر صارفین کے اعتماد کے لیے ادائیگیوں کا محفوظ، معتبر اور مؤثر انفراسٹرکچر ضروری ہے۔

پاکستان میں نظام ادائیگی کا انفراسٹرکچر کاغذ پر مبنی روایتی دستاویزات سے برقی ادائیگیوں کے طریقے کی طرف ارتقاء پذیر ہے۔ ملک میں برقی بینکاری مقبول ہو رہی ہے اور مختلف ای چینلز جیسے رینیل ٹائم آن لائن بینکنگ، موبائل بینکاری، کال سینٹرز اور انٹرنیٹ بینکنگ اے ٹی ایم نیٹ ورک کے علاوہ خردہ ادائیگیوں کے لیے ترجیحی طریقے بننے جا رہے ہیں۔ مزید یہ کہ بروقت مجموعی چھتائی کے نظام پاکستان رینیل ٹائم انٹرنیٹ سیٹلمنٹ مکینزم (PRISM) نے مالی منڈیوں میں بہت سہولت پیدا کر دی ہے اور ان کے چھتائی کے اور نظمی خطرات کم ہو گئے ہیں۔

بطور ضابطہ کار اسٹیٹ بینک برقی نظام ہائے ادائیگی کے تحفظ اور کارکردگی کو بہتر بنا کر انہیں ترویج دینے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس مقصد کے لیے صنعت کو صحیح سمت پر گامزن کرنے اور ان چینلز کو استعمال کرنے والوں کو درپیش دشواریوں کو کم کرنے کے لیے مختلف رہنما خطوط و ہدایات جاری کی جاتی رہی ہیں۔ مالی سال 13ء میں اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں بینکوں کو مقامی اور ملکی فنڈز کی تمام منتقلیوں کے لیے انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر (IBAN)¹ اختیار کرنے کی ہدایت کی۔ آئی بی اے این اختیار کرنے سے پاکستان ان ملکوں کے گروپ میں شامل ہو گیا ہے جو فنڈز کی منتقلی کے وقت اعداد و شمار کی غلطیوں کا خطرہ کم کرنے کے لیے یہ طریقہ استعمال کر رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے بھی ای پے منٹ گیٹ ویز تشکیل دینے کے لیے عوامی ردعمل جاننے کے لیے ایک مسودہ کانسیپٹ پیپر تیار اور جاری کیا جس کا مقصد مختلف برقی چینلز کے توسط سے کی جانے والی ملکی و بین الاقوامی ادائیگیوں کو محفوظ اور مؤثر طور پر انجام دینا نیز ان کے باہم روابط کو ممکن بنانا ہے۔

بینک کا شعبہ نظام ادائیگی علاقائی ممالک کے درمیان تعاون کو بڑھاوا دینے اور ان کے قومی نظام ادائیگی و چھتائی کی بہتری میں کردار ادا کرنے کے لیے فعال کردار ادا کر رہا ہے تاکہ علاقے میں تجارت اور سرمایہ کاری کے بہاؤ میں سہولت پیدا کی جاسکے۔ اس وقت سارک پے منٹ کونسل (SPC) کا سیکریٹریٹ بینک دولت پاکستان کے پاس ہے۔ یہ کونسل سارک ممالک کے مرکزی بینکوں زرری اتھارٹیز کا فورم ہے جس کا مقصد اجتماعی طور پر علاقے کے نظام ہائے ادائیگی کی بہتری کے لیے حکمت ہائے عملی اور نقشہ راہ تیار کرنا ہے۔ اس کونسل کا اجلاس سال میں دو مرتبہ رکن ممالک میں باری باری ہوتا ہے۔

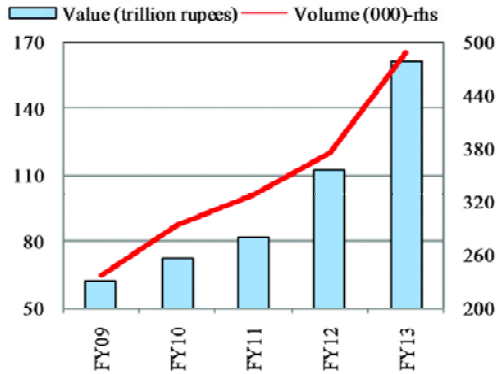
5.2 بلند مالیت کا نظام ادائیگی

بلند مالیت کا نظام ادائیگی بینکوں اور مالی بازار کے ان شرکاء کے درمیان بلند مالیت اور کم حجم کی ادائیگیوں کو ممکن بناتا ہے جنہیں اپنی ادائیگیوں کی فوری اور بروقت چھتائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان میں ان بڑی مالیت کی اعلیٰ ترجیحی ادائیگیوں کی حتمی چھتائی پُرزم کے توسط سے کی جاتی ہے جو اسٹیٹ بینک کی ملکیت ہے اور وہ اسے چلاتا ہے۔ جو لین دین پرزم کے ذریعے چھتائی جاتی ہیں ان میں حکومتی تمسکات کی خرید و فروخت، بین الینک فنڈز کی منتقلی، چیک کلیئرنگ کے لیے خالص کثیر فریق چھتائی²، زرمبادلہ کی لین دین میں روپے

1 پاکستان کی بینکاری صنعت میں آئی بی اے این کا نفاذ جاری ہے۔ پہلا مرحلہ (آئی بی اے این کی تخلیق اور صارفین کو اطلاع) جنوری 2013ء میں مکمل ہو گیا۔ دوسرا مرحلہ ملکی الاقوامی لین دین کے لیے آئی بی اے این کا عملی استعمال ہے اور یہ متوقع طور پر دسمبر 2014ء میں مکمل ہوگا۔

2 نظمی اہمیت کی وجہ سے نفٹ کی تیار کردہ بیئر فریقی خالص کلیئرنگ پوزیشن کی چھتائی پرزم میں کی جاتی ہے۔

شکل 5.1: پرمز لین دین

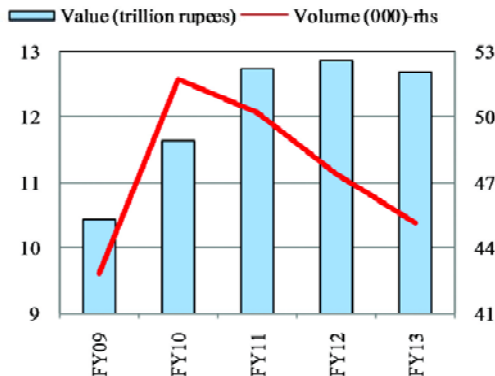


کے سودے، سرمایہ منڈی میں نقد سودے اور صارفین کی بلند مالیت کی منتقلیاں شامل ہیں۔ فی الوقت پرمز میں 45 براہ راست شرکا ہیں بشمول 37 بینک، 7 ڈی ایف آئیز اور نان بینک ادارہ جو سینٹرل ڈپازٹری کمپنی ہے۔ اگرچہ پرمز میں بین الینک رقوم کی منتقلی کے لیے کوئی کم سے کم مالیت مقرر نہیں کی گئی تاہم صارفین نقد منتقلی کے لیے حدود ہیں یعنی ایک صارف کی منتقلی کے لیے دس لاکھ روپے اور کئی کریڈٹ ٹرانسفر پیغامات کے لیے ایک لاکھ روپے۔

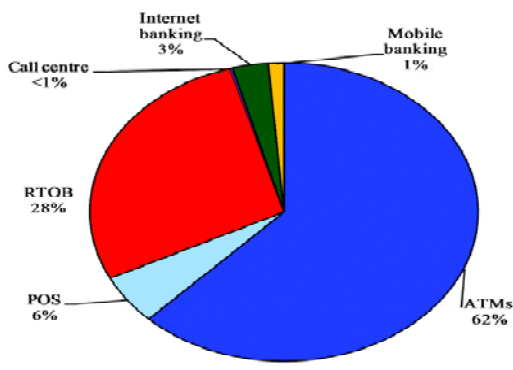
2008-09ء میں پرمز کے آغاز کے بعد سودوں کے حجم میں 107 فیصد اور مالیت میں 161 فیصد اضافہ ہوا ہے (شکل 5.1)۔ مالی سال 13ء کے دوران سودوں کا حجم 43 فیصد اور مالیت 30 فیصد بڑھ گئی۔ مالی سال 13ء پرمز میں 1617 کھرب روپے کے سودے چکائے گئے جن میں 453 کھرب روپے (28 فیصد) کے سودے بین الینک چکائی، 127 کھرب روپے (7.8 فیصد) کے نقد کی چکائی اور 1037 (64.1 فیصد) کھرب روپے کے سودے حکومتی تمسکات کی بین الینک خرید و فروخت کی چکائی سے متعلق تھے۔

مالی سال 09ء سے 11ء تک چیک پر مبنی لین دین کی خردہ کلیرنگ، جو نقد کے ذریعے کی گئی، کے حجم میں 16 فیصد اور مالیت میں 30 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم پچھلے دو برسوں میں چیکوں کا حجم 10 فیصد کم ہو گیا اور مالیت برقرار رہی (شکل 5.2)۔ موجودہ دوسو پچھڑ ایم نیٹ اور ون لنک کے باہم ملاپ کے بعد چیک پر انحصار مزید کم ہونے کی توقع ہے۔ نقد منتقلی کی سہولت اب ان دونوں سوچڑ کے ساتھ دیگر خدمات جیسے نقد ٹکوانے کا عمل کے ذریعے بھی دستیاب ہے۔

شکل 5.2: کثیر فریقی خالص کلیرنگ لین دین



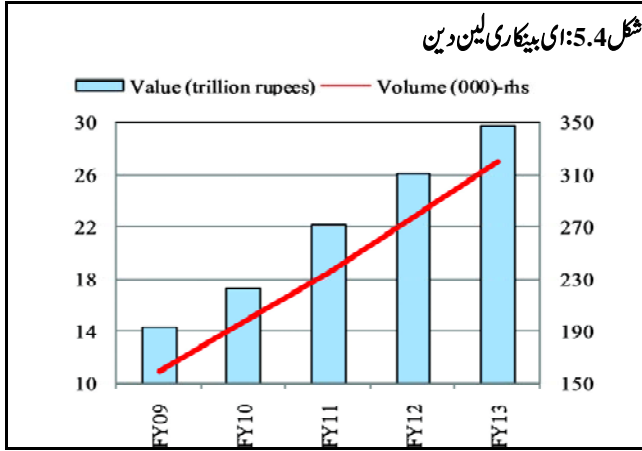
شکل 5.3: م س 13ء میں ای بیکاری کی ہیئت ترکیبی (حجم)



5.3 خردہ نظام ادائیگی

خردہ ادائیگیاں قدرے کم مالیت کی صارفین کی ادائیگیاں ہوتی ہیں اور عموماً انہیں کاغذی (چیک، پی آرڈر، ڈیمانڈ ڈرافٹ، ٹیلیگراف اور منی ٹرانسفر وغیرہ) اور برقی کے زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں برقی ادائیگیاں مخصوص آلات اور ڈیوری جینٹلو جیسے ای ٹی ایم، انٹرنیٹ، پوائنٹ آف سیل ٹرمینل، موبائل بیکاری، کال سینٹر اور آر ٹی او بی سے کی جاتی ہیں۔ لیکن پاکستان میں ای بیکاری پر زیادہ تر ای ٹی ایم نیٹ ورک کا غلبہ ہے کیونکہ صارفین کو ای ٹی

ایم تک زیادہ رسائی حاصل ہے۔ نیز ای ٹی ایم نیٹ ورک دیگر ای جینٹلو سے کافی پہلے سے دستیاب ہے۔ م س 13ء میں ای ٹی ایم کے ذریعے کی جانے والی لین دین کا ای بیکاری میں سب سے بڑا حصہ (62 فیصد) تھا جس کے بعد آر ٹی او بی (28 فیصد) کا نمبر آتا ہے۔ کال سینٹر کے ذریعے صرف 0.2 فیصد سودے کیے گئے جو ملک میں ای بیکاری سودوں میں بہت معمولی ہے (شکل 5.3)۔ م س 13ء کے دوران مالیت اور حجم کے لحاظ سے موبائل بیکاری بالترتیب 121 فیصد اور 33 فیصد بڑھی جبکہ انٹرنیٹ بیکاری بالترتیب 38 فیصد اور 37 فیصد بڑھی۔ ای بیکاری سودوں کا مجموعی حجم اور مالیت گذشتہ پانچ برسوں میں 100 فیصد سے زائد بڑھ گیا۔ م س 13ء کے دوران ای بیکاری حجم کی مجموعی نمو 16 فیصد تھی جبکہ مالیت کی مجموعی نمو 14 فیصد تھی (شکل 5.4)۔



ملک میں بینکوں اور مالی اداروں نے اے ٹی ایم انفراسٹرکچر میں خاصی سرمایہ کاری کی ہے۔ نتیجتاً اے ٹی ایم کی تعداد س 13ء کے آخر تک بڑھ کر 37 فی ملین ہو گئی جبکہ س 12ء کے آخر میں 32 فی ملین تھی۔

تکنیکی ترقی کے باعث خصوصاً بینکاری اور مالیات کے شعبوں میں نئی مصنوعات اور ادائیگی کے ڈیلیوری چینلز معیشت میں شامل ہو رہے ہیں۔ دوسری جانب ان چینلز کی مانگ بھی بڑھ رہی ہے جو اے ٹی ایم کے استعمال میں اضافے سے ظاہر ہے۔ تاہم اے ٹی ایم زیادہ تر نقد کی فراہمی کے چینلز ہیں اس لیے غیر نقد ڈیلیوری چینلز بشمول پی او ایس، انٹرنیٹ بینکاری اور موبائل خدمات کی ضرورت ہے۔ ملک میں بینکاری اور ادائیگی و چھتائی کے نظاموں کے ضابطہ کار کے طور پر

اسٹیٹ بینک کے لیے بڑا چیلنج مناسب ضوابطی فریم ورک کے ذریعے تحفظ اور کارکردگی کو یقینی بناتے ہوئے ادائیگی کے ان نئے طریقوں کے فروغ میں مدد دینا ہے (بکس 5.1)۔

جدول 5.1: میں مختلف ای بی کار لیڈینوں کے تاریخی رجحانات دکھائے گئے ہیں۔ توقع ہے کہ آئندہ برسوں میں تیزی سے ایک ایسا معاشرہ پیدا ہوگا جس میں نقد کی لین دین کم ہوگی اور مالی نظام میں کم لاگت، بلند کارکردگی اور مکمل تحفظ کے ساتھ عوام کی شرکت بڑھے گی۔

بکس 5.1: نظام ادائیگی کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی اور اقدامات

اسٹیٹ بینک اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ ادائیگی کے مضبوط طریقہ ہائے کار ملک میں مالی شمولیت کو بہتر بنانے کے لیے ضروری ہیں۔ نظام ادائیگی کی ترقی و نمو کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک کی سرکاری حکمت عملی میں مندرجہ ذیل اقدامات شامل ہیں: (i) اختراعی نظاموں اور آلات کے لیے مناسب قانونی ڈھانچے کی تشکیل، (ii) نگرانی کا مضبوط اور موثر ڈھانچہ، اور (iii) ادائیگی کے موثر انفراسٹرکچر کی تشکیل کے لیے سازگار ماحول۔

اسٹیٹ بینک نے کئی اقدامات پر کام شروع کر دیا ہے جن میں یہ شامل ہیں: (الف) نئے سوچر گیٹ ویز کے لیے درخواستوں پر کارروائی کرنے کے ساتھ ای پی منٹ گیٹ ویز کی مختلف اقسام پر ضوابط اور رجحانات جاری کرنا، (ب) مستقبل میں ای پی منٹس میں اضافے کی ضرورت پوری کرنے کے لیے موجودہ آر ٹی جی ایس کو اپ گریڈ کرنا، (ج) چیک کلیئرنگ کو تیز کرنے کے لیے چیک ٹرینیشن (اداکندہ بینک کو ترسیل کے لیے طبعی چیک کو برقی شکل میں بدلنا) سسٹم متعارف کرانا، (د) فیڈرل آرکیٹیکچر کی معیار بندی، اور (ه) ای بی کار لیڈینوں میں فراڈ کی روک تھام۔

جدول 5.1: برقی ادائیگی کے نظام کے اظہار پرے						
اجزا	اکائی	میں 09ء	میں 10ء	میں 11ء	میں 12ء	میں 13ء ح
1- برقی بینکاری کا انفراسٹرکچر						
آن لائن برانچیں	تعداد	6,040	6,671	7,416	9,291	10,013
ایس ٹی ایم	تعداد	3,999	4,465	5,200	5,745	6,757
پی او ایس	تعداد	49,715	52,049	37,232	34,879	33,748
2- پلاسٹک کارڈز کی تعداد						
کریڈٹ کارڈ	ہزار	1,664	1,613	1,385	1,231	1,088
ڈیبٹ کارڈ ¹	ہزار	6,395	8,140	11,990	15,984	20,267
پی او ایس	ہزار	881	764	642	738	806
3 برقی بینکاری سے لین دین						
لین دین کی تعداد	ہزار	159,783	196,305	234,853	277,384	320,526
لین دین کی مالیت	ارب روپے	14,374	17,332	22,142	26,023	29,690
3.1 ایس ٹی ایم سے لین دین						
لین دین کی تعداد	ہزار	91,126	115,677	137,659	166,158	199,779
لین دین کی مالیت	ارب روپے	669	905	1,196	1,589	1,979
3.2 پی او ایس پر لین دین						
لین دین کی تعداد	ہزار	18,280	15,677	14,287	17,447	17,311
لین دین کی مالیت	ارب روپے	90	75	70	80	87
3.3 بروقت آن لائن بینکاری لین دین						
لین دین کی تعداد	ہزار	47,279	60,615	74,407	83,070	89,058
لین دین کی مالیت	ارب روپے	13,538	16,202	20,652	23,969	27,091
3.4 برقی بینکاری کے ذرائع²						
لین دین کی تعداد	ہزار	3,098	4,336	8,500	10,709	14,378
لین دین کی مالیت	ارب روپے	77	150	224	385	534
ع عبوری						
1 اس میں وہ کارڈ شامل نہیں جو صرف ایس ٹی ایم کے لیے مخصوص ہیں۔						
2 انٹرنیٹ						